روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۱۳
فون ۴۴۹۰
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۸ جمعرات ۷- شعبان ۱۴۱۴ھ ۲۰- صلح ۱۳۷۳ ہش ۲۰- جنوری ۱۹۹۴ء

دعا کے لوازم میں سے ہے کہ دل پگھل جاوے

خدا تعالیٰ کسی دعا کو نہیں سنتا جب تک دعا کرنے والا موت تک نہ پہنچ جاوے (-) دعا کے لوازم میں سے یہ ہے کہ دل پگھل جاوے اور روح پانی کی طرح حضرت احدیت کے آستانہ پر گرے اور ایک کرب اور اضطراب اس میں پیدا ہو اور ساتھ ہی انسان بے صبر اور جلد باز نہ ہو بلکہ صبر اور استقامت کے ساتھ دعا میں لگا رہے۔ پھر توقع کی جاتی ہے کہ وہ دعا قبول ہو گی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جبتک دنیا کو اللہ کے ذکر کا سلیقہ نہ آئے گا جنت نصیب نہ ہو گی

جس گھر میں اللہ کا ذکر نہ ہو وہ گھر مُردہ کی طرح ہے۔ ذکرِ الٰہی سے ہی زندگی ملتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ فرمودہ ۱۴- جنوری ۱۹۹۴ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ جو انٹرنیشنل احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعے دنیا بھر میں براہ راست LIVE کاسٹ کیا گیا۔

(اس خطبے کا خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۱۴/ جنوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ جب تک دنیا کو اللہ کے ذکر کا سلیقہ اور شعور حاصل نہ ہو جائے دنیا کو جنت نصیب نہیں ہو سکتی۔ دنیا کے گھاٹے فائدوں میں تبدیل نہیں ہو سکتے۔ جو چاہیں آپ کر لیں۔ جو مرضی تعلیم دے دیں، جس قسم کا نظام چاہیں دنیا میں نافذ کر لیں' عدل بھی قائم کر لیں جب تک اللہ کے ذکر سے لذت حاصل کرنا دنیا نہ سیکھ لے گی اس وقت تک انسان گھاٹے میں ہی رہے گا۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ انٹرنیشنل احمدیہ ٹیلی ویژن۔ ایم ٹی۔ اے کے ذریعے حسب معمول دنیا بھر میں براہ راست Live ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں فرمایا کہ آج میرپور آزاد کشمیر کی جماعتوں کا ۵- واں جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

حضور ایدہ اللہ نے خطبات میں ذکر اللہ کے سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ آج میں آغاز ایسی حدیثوں سے کروں گا جن میں ذکر نہ کرنے والوں کا ذکر ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو کوئی ایسی جگہ بیٹھا جہاں اس نے اللہ کا ذکر نہ کیا اس پر اللہ کی حسرت ہو گی۔ جو ایسی جگہ لیٹا اور جو ایسی جگہ چلا جہاں اللہ کا ذکر نہ ہوا تو ایسے شخص پر اللہ کی حسرت اور گھاٹا ہو گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس حدیث کے برعکس حضرت نبی کریم ﷺ کی زندگی پر صادق آتا ہے۔ آپ کے سوا اور کوئی شخص یہ بات سوچ ہی نہیں سکتا کہ وہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اللہ کا ذکر کرے۔ ہم میں سے کتنے ہیں جو بیٹھے' لیٹے' چلتے اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ آج دنیا پر یہی صورت حال صادق آ رہی ہے کہ دنیا ہر طرف سے اللہ کے ذکر سے خالی ہو رہی ہے اس لئے گھاٹے میں جا رہی ہے صرف ایک موقعہ آتا ہے یعنی آفات و مصائب کا موقعہ جب دنیا اللہ کو یاد کرتی ہے۔ اور وہ تو خالصتاً نفس کی یاد ہوتی ہے۔ نفس کی محبت نے مجبور کیا ہے کہ اللہ کو یاد کرے۔ پس دعا کرنی چاہئے کہ ہم ان بدنصیبوں میں شامل نہ ہوں جن کا آنحضرت ﷺ نے ذکر فرمایا ہے۔

قرآن کریم کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا کہ قرآن میں بھی ذکر ہے کہ جو اللہ کے ذکر سے احتراز کرتا ہے اس کے لئے ہم ایک ساتھی (شیطان) کو مقرر کر دیتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیا بھر میں جو آفات و مصائب آ رہے ہیں یہ ذکر الٰہی سے محرومی کے نتیجے میں ہیں۔ ہر قسم کی آفات سے دنیا کو بچانے کے لئے ذکر کو زندہ کرنا ہو گا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اپنی ذات میں ذکر کو زندہ کریں۔ حضور نے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ اپنی مجالس کو ذکر سے سجا دیں۔ ملاقاتوں میں محافل میں' کھانوں کی مجالس میں اس ذکر کے نتیجے میں مجالس کو تقدس حاصل ہو گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عورتوں کی یہ عادت ہوتی ہے اور مردوں کی بھی ہوتی ہے کہ جہاں چند لوگ اکٹھے ہوئے وہاں لغو اور شیطانی باتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ اس سے احتراز کرنا چاہئے اور مجالس میں اللہ کے ذکر کو رواج دینا چاہئے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی زندگی کے ہر مرحلے میں ساتھ ساتھ ذکر الٰہی چلتا تھا۔ یہی ذکر آج سب دنیا کو سکھانا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو کوئی قوم یا گروہ ایسی مجلس لگائیں جس میں اللہ کا ذکر نہ آئے تو ان کی حالت ایسی ہے کہ گویا گدھے کی لاش پر بیٹھے ہیں ان پر حسرت ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انسان انسانوں ہی کی لاش پر اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور جانور جانوروں ہی کی لاشوں پر بیٹھے

مسلسل صفحہ ۸ پر

تحریکِ جدید اللہ کے فضلوں کو جذب کرنے کا ذریعہ ہے

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے قرب میں بڑھنے کا تحریک جدید کے ذریعہ جو موقعہ عطا فرمایا ہے اس کو ضائع مت کرو۔ آگے بڑھو اور خدا کے بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پرواہ نہیں کیا کرتے۔ اپنا سب کچھ قربان کر دو اور دنیا کو نظارہ دکھا دو کہ بے شک دنیا میں دنیاوی کامیابیوں اور عزتوں کے لئے قربانی کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں مگر محض خدا کے لئے قربانی کرنے والی جماعت آج دنیا کے پردہ پر سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی نہیں اور وہ اس قربانی میں ایسا امتیازی رنگ رکھتی ہے جس کی مثال دنیا کی اور کوئی قوم پیش نہیں کر سکتی یاد رکھو تحریک جدید اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

☆☆☆☆☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم مرزا صادق علی صاحب کراچی (ابن حضرت مرزا صالح علی صاحب۔ اللہ ان سے راضی ہو) قادیان جلسہ سالانہ پر جاتے ہوئے لاہور میں مورخہ ۹۳-۱۲-۲۲ کو صبح قریباً پونے آٹھ بجے دل کا شدید دورہ پڑنے سے اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ آپ کی عمر ۵۸ سال تھی اور موصی تھے چنانچہ اسی دن ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا اور اگلے دن مورخہ ۹۳-۱۲-۲۳ کو احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں جنازہ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نے پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپے

ہیں۔ ہم جنس ہم جنسوں ہی کی لاشوں پر اکٹھے ہوتے ہیں۔ یہاں اللہ کا ذکر نہ کرنے والوں کو گدھا قرار دیا گیا ہے کیونکہ گدھے کی لاش پر اکٹھا ہونے والے گدھے ہی ہو سکتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ذکر الٰہی سے لطف حاصل ہوتا ہے ذکر کسی بوریت کا نام نہیں۔ ایسا سمجھنا جہالت ہے۔ اس میں لطف ہے 'محبت ہے۔ جب کسی انسان کو کسی دوسرے سے محبت ہو جائے تو چاہے وہ کتنا ہی برا کیوں نہ ہو اس کو اسی کے ذکر سے لطف آئے گا۔ ایک دفعہ ایک بادشاہ نے ایک قیمتی ہار لیا اور ایک حبشن کو دیا جس کی اپنی شکل اور اس کے بچے کی شکل بھی بڑی خراب تھی۔ بادشاہ نے کہا کہ یہ ہار اس کے گلے میں ڈال دو۔ جو یہاں سب سے زیادہ خوبصورت ہے۔ وہاں پر اور بھی کئی بچے موجود تھے۔ اس عورت نے بے ساختہ وہ ہار اپنے بچے کے گلے میں ڈال دیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ محبت اور ذکر کا تعلق ہے۔ محبت کے نتیجے میں کیا جانے والا ذکر بھی لطف سے خالی نہیں ہوتا۔

حضور ایدہ اللہ نے یہ اہم نکتہ بیان فرمایا کہ اللہ کے ذکر کو فرض کے طور پر ادا نہ کریں بلکہ دل میں محبت پیدا کریں۔ ذکر سے پہلے ذکر کی تیاری کریں۔ اللہ سے پیار پیدا کرنے کے ذریعے ڈھونڈیں۔ ان میں سے ایک ذریعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ اللہ آپ کو اپنی محبت عطا کرے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ماں نے نو ماہ تک بچے کو پیٹ میں پالا تو اس سے ماں اور بچے کی زبردست محبت کی بنیاد پڑی۔ خالق نے تو ارب ہا ارب سال سے انسان کی پیدائش کی تیاری کی۔ ہر لمحے اور ہر قدم پر اس زمین اور کائنات میں ہر تبدیلی کو انسان کی پیدائش کی خاطر وہ عمل میں لایا۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ کائنات کی کوئی ایسی تاثیر نہیں جس سے انسان کو حصہ نہ دیا گیا ہو۔ یہ ساری تیاری انسان کی پیدائش کی خاطر تھی اور پھر انسان پیدا ہوا تو وہ تکبر کرنے لگ گیا۔ خدا کو بھول گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایک ایک بات پر غور کریں کہ کسی سے کیوں تعلق ہوتا ہے؟ ہر چیز جو حسین دکھائی دیتی ہے اس میں اللہ کے حسن کا چہرہ دکھائی دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کا شعر ہے۔۔

چشم مست ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

اگر محبت ہو تو محبت کے نتیجے میں ہر چیز اپنے محبوب کی طرف ہی اشارہ کرتی دکھائی دیتی ہے۔ پس خدا کی محبت کو دل میں پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس پر غور کریں گردوپیش پر نظر ڈالیں گے تو پتہ چلے گا کہ ہر شے کا رخ خدا کی طرف ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بچپن سے مجھے یہ شوق تھا کہ اس پر غور کروں کہ ہماری کنہ کیا ہے۔ مجھے غور کرنے سے پتہ چلا کہ یہ انا ہے جس نے ساری مخلوق کو پیدا کیا۔ خدا کی انا نے ہماری انائیں پیدا کیں۔ لیکن یہ انائیں اس لئے پیدا کیں کہ بالآخر خدا کی طرف لوٹ جائیں۔ اس سمندر میں لوٹے بغیر اس انا کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ سے دی۔ وہ گھر جس میں خدا تعالیٰ کا ذکر نہ ہو اس کی مثال مردہ سے ہے۔ کیونکہ ذکر سے زندگی ملتی ہے۔ اس سے یہ بھی مطلب نکلتا ہے کہ انسان کو جو زندگی دی گئی ہے وہ ذکر کے لئے دی گئی ہے۔ اگر یہ نہیں تو اس میں اور مردہ میں کوئی فرق نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ کی ایک روایت بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے۔ سوائے ذکر الٰہی کے۔ اور اس کے سوا جس کا تعلق ذکر الٰہی سے ہے۔ مثلاً عالم جو ذکر سیکھتا اور سکھاتا ہے۔ جو بھی شخص خدا تعالیٰ کے قریب جانا چاہتا ہے وہ ذکر سے قریب آتا ہے۔

آنحضرت ﷺ سے حضرت ام سلمہ نے پوچھا کہ وہ کون سی دعا ہے جو آپ کثرت سے کرتے ہیں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثبات بخش۔ حضرت ام سلمہؓ نے تعجب سے پوچھا۔ آپ یہ دعا مانگتے ہیں؟ جن کا دل سب سے زیادہ ثبات حاصل کر چکا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ حدیث آنحضرت ﷺ کی انکساری کی معراج ہے۔ آنحضرت ﷺ نے جواباً فرمایا' دل تو اللہ کے ہاتھ کی انگلیوں میں اس طرح سے ہے کہ وہ جب چاہے اس کا رخ جس طرف چاہے پھیر دے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ذکر کرنے سے بعض دفعہ انسان متکبر ہو جاتے ہیں یہ بڑی جہالت کی بات ہے آنحضرت ﷺ سب سے زیادہ ہدایت یافتہ تھے مگر سب سے زیادہ خوف میں آپ ہی مبتلا ہوتے تھے۔ اس لئے آپ کا فرمانا محبت کے آخری نکتہ کا بیان ہے۔ کہ محض وہ اللہ ہے جس کی وجہ سے یہ ثبات حاصل ہوا ہے۔ میں کیوں اپنے رب سے ثبات نہ مانگوں۔ وہ جب چاہے ثبات واپس لے لے میرا کوئی حق نہ ہو گا کہ اس کو روک سکوں۔

آنحضرت ﷺ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی کیفیت یہ تھی کہ حاجت بشری کے لئے بھی جاتے ہوئے دعا کرتے کہ اے اللہ میں ناپاکوں سے اور ناپاکی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ فراغت کے بعد وضو کرتے تو پھر دعا کرتے اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ لوگوں میں سے بنا۔ یہاں یہ بھی بتا دیا کہ وضو توبہ اور پاکیزگی کا مظہر ہوتا ہے۔ صبح کے وقت جب مسجد کو جاتے تو دعا کرتے اے اللہ میرے دل میں نور عطا کر دے کانوں کو بھی نور سے بھر دے میرے آگے بھی اور پیچھے بھی اور اوپر بھی اور نیچے بھی مجھے مجسم نور بنا دے گویا کہ آنحضرت ﷺ رات کے اندھیروں سے صبح کے نور میں داخل ہوتے وقت اور مسجد کو جاتے وقت دعا کرتے کہ اصل نور مسجد میں ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا کوئی عارف باللہ اس مرتبے تک نہ پہنچا جس پر عارفوں کے سردار جا پہنچے۔ پہلوں اور اگلوں سب کا مطالعہ کرکے دیکھ لیں کہیں ایسی دعا دکھائی نہ دے گی۔

نماز کے بعد آنحضرت ﷺ دعا کرتے کہ سوائے اللہ والوں کے اور کسی سے امن ممکن نہیں۔ گویا کہ یہ سبق دے دیا کہ اللہ کے ساتھ ہو گے تو سلام ملے گا۔ اس سے الگ ہو گے تو کہیں سلامتی نہیں ملے گی۔ حضرت نبی کریم ﷺ گھر میں داخل ہوتے تو دعا کرتے اے اللہ میں تجھ سے بہترین داخل ہونا اور بہترین نکلنا مانگتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے ساری زندگی کوئی ایسی بات نہیں کی جو اللہ کے توکل سے خالی ہو۔ ہر کیفیت سے دوسری کیفیت میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر کرتے۔ بارش ہوتی تو اپنے اللہ کا ذکر کرتے ہوئے بارش کا پہلا قطرہ زبان پر لیتے۔ اسی لئے تو کفار مکہ کو ہر قسم کی مخالفتوں کے باوجود یہ اعتراف کرنا پڑا کہ 'محمد تو اپنے رب پر عاشق ہو گیا ہے۔ ﷺ ۔ وہ جانتے تھے کہ اور کسی کو یہ توفیق ہی نہیں ہو سکتی کہ اللہ کے نام پر ایسی ایسی ظالمانہ تکالیف برداشت کرے۔

آنحضرت ﷺ گھر سے نکلتے وقت اور گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر کرتے۔ نکلتے ہوئے کہتے میں اللہ کے نام سے اللہ پر توکل کرتا ہوں۔ گھر سے نکلنا کئی خطرات کو دعوت دینا ہوتا ہے پر یہ بیان کرتے کہ میں گھر سے اللہ کے توکل اور سہارے پر نکل رہا ہوں۔ کیونکہ خطرات سے بچانے کی طاقت صرف اللہ میں ہے۔ آنحضرت ﷺ نئے کپڑے پہنتے وقت اللہ کا ذکر کرتے اس کا شکر کرتے۔ آئینہ دیکھتے ہوئے اللہ کا ذکر کرتے کہ اے اللہ جس طرح تو نے میرے چہرے کو خوبصورت بنایا ہے ویسے ہی میرے اندرونے کو بھی خوبصورت کر دے۔ آنحضرت ﷺ نیا پھل کھاتے' بازار میں داخل ہوتے۔ تو اللہ کا ذکر کرکے دعا کرتے۔ غصے اور طیش سے بچنے کی دعا کرتے۔ بیمار کو دیکھتے تو اللہ یاد آتا۔ تمام دنیا میں جہاں جہاں بھی آثار دکھائی دیتے اللہ ہی کے آثار دکھائی دیتے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ نے آخر میں فرمایا سب سے زیادہ کائنات میں ذکر الٰہی کرنے والا وجود آنحضرت ﷺ کا وجود تھا اے تمام لوگو جو اللہ کے ذکر کی توفیق پاتے ہو اس ذکر کے ساتھ سب سے زیادہ ذکر کرنے والے کو یاد کر لیا کرو صبح بھی اور شام بھی اس پر درود بھیجا کرو۔

> ہر قسم کی دعائیں طفیلی ہیں۔ اصل دعائیں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے کرنی چاہئیں۔ باقی دعائیں خود بخود ہو جائیں گی۔ کیونکہ گناہ کے دور ہونے سے برکات آتی ہیں۔ یوں دعا قبول نہیں ہوتی۔ جو نری دنیا ہی کے واسطے ہو۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بنات طیبات

آنحضرت ﷺ کی منجھلی صاحبزادی

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا

پیدائش :۔ حضرت رقیہؓ آنحضرت ﷺ کی بعثت سے سات برس قبل پیدا ہوئیں۔ آپ حضرت زینبؓ سے تین سال چھوٹی تھیں۔

پرورش و تربیت۔ حضرت رقیہؓ کی پرورش بھی اپنی پاک اور مقدس ماں حضرت خدیجہؓ کی زیر نگرانی ہوئی۔ حضرت خدیجہؓ دولت مند خاتون تھیں۔ بچوں کی دیکھ بھال کے لئے غلام اور لونڈیاں گھر میں موجود تھے۔ کھانا کھلانے پر عقبہ کی لونڈی سلمٰی مقرر تھی۔ باوجود لونڈیوں کے ہونے کے بھی حضرت خدیجہؓ ہر بچی کی ہر بات کی نگرانی اور تربیت خود فرماتی رہیں۔ حضرت رقیہؓ نہایت نیک دل اور پاک عادات کی مالک تھیں۔ یہ بہت ہی خوب صورت تھیں۔ اور اپنی ماں کی طرح بہت سلیقہ شعار اور سگھڑ عورت تھیں۔

نکاح۔ اس زمانہ میں قریش میں بہت چھوٹی عمر میں نکاح کا رواج تھا۔ شادی کی کوئی عمر مقرر نہ تھی۔ بڑی عمر میں بھی شادی نکاح وغیرہ ہوتے تھے۔ اور کم عمر میں بھی۔ اکثر نکاح اور شادیاں ہوا کرتی تھیں۔ حضرت رقیہؓ کا نکاح بھی بہت چھوٹی عمر میں آنحضرت ﷺ کے چچا ابولہب کے بڑے بیٹے عتبہ سے ہو گیا تھا۔ مگر جب آنحضرت ﷺ نے نبوت کا دعویٰ فرمایا تو اہل قریش بہت غصہ میں آ گئے اور آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو بہت زیادہ دکھ اور تکلیفیں دینا شروع کر دیں۔ یہی لوگ عتبہ کے پاس گئے اور کہا کہ محمد ﷺ کی بیٹی رقیہؓ کو طلاق دے دو۔ اس کے بدلے میں قریش میں جہاں چاہو شادی کر لو۔ عتبہ کے والدین ابولہب اور ام جمیل دونوں نے عتبہ سے کہا اے بیٹے اتم رقیہ کو فوراً طلاق دے دو اگر ہمارا کہنا مانا تو ہم تم سے کوئی تعلق نہیں رکھیں گے۔ چنانچہ عتبہ نے اپنے ماں باپ کو خوش کرنے کے لئے حضرت رقیہؓ کو طلاق دے دی۔ حضرت رقیہؓ کا صرف نکاح ہی ہوا تھا۔ شادی یعنی رخصتی ابھی نہیں ہوئی تھی۔

حضرت رقیہؓ کی شادی۔ حضرت عثمانؓ قریش کے مالدار لوگوں میں سے تھے۔ حضرت عثمان کے حضرت ابوبکر کے ساتھ گہرے دوستانہ تعلقات تھے۔ دونوں کی اکثر ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ حضرت ابوبکر کے ذریعے بہت سے قریش مسلمان ہوئے تھے۔ آپ نے حضرت عثمان سے بھی اسلام قبول کرنے کے بارے میں بات چیت کی۔ جس سے حضرت عثمان بہت متاثر ہوئے دونوں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں جانے کا ارادہ کیا۔ اتنے میں آنحضرت ﷺ خود ہی تشریف لے آئے حضور نے حضرت عثمان کو مخاطب فرمایا "عثمان میں تیری اور تمام مخلوق کی طرف خدا کی طرف سے ہدایت کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ خدا کی محبت قبول کر۔ ایمان لا۔ اس اللہ پر جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ حضرت عثمان پر آنحضرت ﷺ کے ان الفاظ کا بے حد اثر ہوا اور فوراً کلمہ شہادت پڑھ لیا یعنی مسلمان ہو گئے۔ حضرت عثمانؓ ابھی تک کنوارے ہی تھے۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عثمانؓ کی خالہ دونوں کی تحریک پر حضرت عثمانؓ کی شادی حضرت رقیہؓ سے ہو گئی۔

پہلی ہجرت حبشہ کی طرف جب مشرکین نے مسلمانوں پر بہت زیادہ ظلم کرنے شروع کر دیئے جان و مال اور دین کو خطرہ ہو گیا تو آنحضرت ﷺ نے ان مسلمانوں کو پناہ کی جگہ پر جانے کی اجازت دے دی چنانچہ نبوت کے پانچویں سال گیارہ مردوں اور چار عورتوں کا قافلہ حبشہ کی طرف ہجرت کے لئے روانہ ہوا۔ ادھر جب ابوجہل کو جو مسلمانوں کے دشمنوں کا سردار تھا اسے معلوم ہوا کہ کچھ مسلمان مکہ چھوڑ کر چلے گئے ہیں اس نے فوراً ایک گروہ کو مسلمانوں کا پیچھا کرنے کے لئے بھیجا مگر جب یہ لوگ بندرگاہ پر پہنچے تو مسلمانوں کا جہاز روانہ ہو چکا تھا۔ اس ہجرت کرنے والے قافلے میں حضرت عثمانؓ اور حضرت رقیہؓ بھی تھیں۔ حضرت عثمانؓ ہی قافلہ کے سالار تھے۔ حضرت خدیجہؓ نے اسلام کی خاطر اپنی پیاری بیٹی کی جدائی کو خوشی کے ساتھ قبول کیا جب حضرت عمرؓ اور حضرت حمزہؓ بھی مسلمان ہو گئے۔ پہلے قریش گھبرا گئے کیونکہ یہ دونوں بہت بہادر تھے۔ اب مسلمان پہلے کی طرح کمزور نہیں تھے۔ بہت سے مشرکین نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ ادھر حبشہ میں ساری خبریں مکہ کی ملتی رہتی تھیں کہ اب مسلمان کمزور نہیں رہے۔ یہ سن کر کچھ مہاجرین واپس مکہ آ گئے۔ ان واپس آنے والوں میں حضرت عثمانؓ اور حضرت رقیہؓ بھی تھیں مگر جب یہ لوگ واپس آئے تو دیکھا کہ مشرکین تو پہلے سے بھی زیادہ مسلمانوں پر ظلم و ستم کر رہے تھے۔ ہر طرح سے تنگ کرتے اور ستاتے۔ اس لئے کچھ روز ٹھہر کر یہ دونوں پھر واپس حبشہ چلے گئے اس وقت بھی حضرت خدیجہؓ زندہ تھیں جب دوبارہ ہجرت کی تو انہوں نے پھر بھی بیٹی کو نہ روکا اس بار حضرت عثمانؓ اور حضرت رقیہؓ نے تقریباً چھ برس حبشہ میں قیام کیا۔ حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی اسماء کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے دریافت کیا کہ عثمانؓ اور رقیہؓ چلے گئے ہیں۔ اسماء نے کہا جی ہاں چلے گئے ہیں پھر رسول کریم ﷺ نے میرے والد ابوبکرؓ سے کہا "لوطؑ اور ابراہیمؑ کے بعد عثمانؓ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مخالفوں کے ظلموں سے تنگ آ کر بیوی کے ساتھ ہجرت کی۔" (یعنی وطن چھوڑا)

مدینہ کی طرف ہجرت نبوت کے بارھویں سال میں جب حضور مدینہ کی طرف ہجرت کا ارادہ فرما رہے تھے تو اس ہجرت کی خبر بھی حبشہ میں پہنچی حضرت عثمانؓ اور حضرت رقیہؓ واپس مکہ آ گئے اور آنحضرت ﷺ سے مدینہ جانے کی اجازت چاہی۔ حضور نے اجازت دے دی۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کے مدینہ تشریف لے جانے کے چند روز بعد حضرت عثمانؓ اور حضرت رقیہؓ بھی مدینہ چلے گئے۔ حضرت عثمانؓ کو ذوالنورین یعنی دو نوروں والا کہا جاتا ہے انہیں ایسا کہنے کے بارے میں دو باتیں بیان کی جاتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ ان کو دو ہجرتوں کی جاتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ ان کو دو ہجرتوں کا نور اور ثواب حاصل ہوا دوسری وجہ یہ کہ حضرت عثمانؓ کے نکاح میں آنحضرت ﷺ کی دو صاحبزادیاں (حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ) یکے بعد دیگرے آئیں۔

ازدواجی زندگی اور عام حالات

حضرت عثمانؓ اور حضرت رقیہؓ بہت پیار و محبت سے رہتے تھے۔ کبھی کوئی ناخوش گوار واقعہ پیش نہیں آیا پورے مکہ میں مشہور تھا کہ سب سے اچھا جوڑا رقیہؓ اور عثمانؓ کا ہے۔ حضرت رقیہؓ اور حضرت عثمانؓ دونوں بہت خوبصورت تھے حضرت رقیہؓ حسن کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کی مالک بھی تھیں جس کی وجہ سے بہت ہر دلعزیز تھیں۔ حضرت رقیہؓ حضرت عثمانؓ کا بے حد خیال رکھتیں ان کی خوشی کو مقدم خیال کرتی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ دو دفعہ حبشہ ہجرت کر کے حضرت عثمانؓ کے ساتھ گئیں۔ ایک بار آنحضرت ﷺ حضرت رقیہؓ کے گھر تشریف لے گئے۔ اس وقت حضرت رقیہؓ حضرت عثمانؓ کی کنگھی کر رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا اے میری بیٹی عثمانؓ کو عزیز رکھ۔ میرے اصحاب میں وہ خلق میں میرے مشابہ ہے" ایک روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت ﷺ نے اسامہؓ بن زیدؓ کو گوشت دے کر حضرت رقیہؓ کے ہاں بھیجا جب وہ ان کے گھر گئے تو کبھی حضرت عثمان کو اور کبھی حضرت رقیہؓ کو دیکھتے یعنی بہت حسین و جمیل جوڑا تھا۔

اولاد حبش میں حضرت رقیہؓ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام عبداللہ تھا۔ اسی بچہ کے نام پر حضرت عثمانؓ کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ جب عبداللہ چھ برس کا تھا تو اس کی آنکھ پر مرغ نے چونچ ماری۔ سارے چہرے پر سوجن ہو گئی۔ آخر اسی تکلیف سے ۴ ھ میں وفات پا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے خود نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت رقیہؓ کی بیماری اور وفات

۲ ھ میں جب حضرت رقیہؓ کی عمر صرف بائیس برس تھی ان کو چیچک نکل آئی دراصل مدینہ آ کر آپ کی صحت اکثر خراب رہنے لگی تھی۔ جب آپ چیچک کی وجہ سے بیمار ہوئیں اس وقت جنگ بدر کا زمانہ تھا حضرت عثمانؓ کو آنحضرت ﷺ نے رقیہؓ کی دیکھ بھال کے لئے وہیں ٹھہرنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ اس لئے حضرت عثمانؓ جنگ بدر میں حصہ نہ لے سکے۔ جس کا آپ کو ہمیشہ ہی افسوس رہا۔ حالانکہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو بدر والوں کے اجر و ثواب کا وعدہ بھی دیا تھا اور مال غنیمت میں ان کو حصہ بھی عنایت فرمایا۔

حضرت رقیہؓ نے رمضان المبارک میں وفات پائی۔ آنحضرت ﷺ جنگ کی وجہ سے جنازہ میں شریک نہ ہو سکے۔ آپ کو

باقی صفحہ ۵ پر

محمد محمود احمد طاہر- ایم اے اسلامیات

مسئلہ کشمیر

یہ مسئلہ تقسیم ہند کے منصوبہ ۱۳/ جون ۱۹۴۷ء کے غیر منصفانہ نفاذ سے پیدا ہوا اور اس اصول سے قطعی انحراف کیا گیا جس پر برصغیر کو تقسیم کرنے کا منصوبہ بنایا گیا تھا کہ منصوبہ کی ریاستیں برطانوی تاج سے آزاد ہوں گی اور انہیں اس بات کی آزادی ہو گی کہ وہ پاکستان یا ہندوستان جس سے چاہیں الحاق کریں یا آزاد رہیں۔

لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے تمام ریاستوں کے حکمرانوں کو یہ ہدایت دی تھی کہ وہ اپنے محل و قوع اور عوام کی مرضی کے مطابق ہندوستان یا پاکستان سے الحاق کریں۔ تقسیم کے بارے میں دو اصول اپنائے گئے:۔

(Instrument of occassion-(1)

یعنی فرمانروایان ریاست کو اختیار ہے کہ وہ جس سے چاہیں الحاق کریں۔

other factors (2)

یعنی بعض دوسرے عوامل

بھارت نے ہٹ دھرمی سے کام لیتے ہوئے کشمیر پر اول الذکر اصول کو اپنایا اور ریاست حیدر آباد دکن و جونا گڑھ، جہاں کے مسلم حکمرانوں نے پاکستان کے ساتھ الحاق کیا تھا دوسرے عوامل کا سہارا لے کر قبضہ کر لیا۔ کشمیر جنت نظیر جو شمال میں چین اور افغانستان کے تنگ ٹکڑے سے ملا ہوا ہے۔ جس کے شمال میں روس، جنوب مغرب میں پاکستان ہے جنوب مشرق میں بھارت اور مشرق میں تبت ہے۔ ریاست کا رقبہ ۸۴۴۷۱ مربع میل ہے اور مغربی پاکستان کے تین دریا (سندھ، جہلم اور چناب) کشمیر سے نکلتے ہیں۔ ۱۹۴۱ء کی مردم شماری کے مطابق ریاست میں ۷۷ % مسلمان تھے۔ اس ریاست کے صوبہ کشمیر میں مسلم آبادی کا تناسب ۹۳ % تھا۔ ریاست میں کشمیر، جموں، لداخ اور گلگت کے علاقے شامل تھے۔

ریاست جموں و کشمیر معاہدہ امرتسر ۱۸۴۶ء کی رو سے وجود میں آئی۔ انگریزوں نے اسے اپنے باپ کی جاگیر سمجھتے ہوئے ایک ہندو راجپوت ڈوگرہ سردار گلاب سنگھ کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ کل کشمیریوں کی قیمت ۷۵ لاکھ روپے لگائی گئی۔ معاہدہ کے مطابق گلاب سنگھ ریاست جموں و کشمیر کا آزاد حکمران خیال کیا جاتا تھا۔ تقسیم ہند کے وقت سردار ہری سنگھ ریاست کا حکمران تھا۔ ڈوگرہ راج کے دوران مسلمانان کشمیر ظلم و جور کی چکی میں پستے چلے گئے اور ان کی حالت دن بدن قابل رحم ہو گئی۔ کشمیری مسلمان غلامی کی زندگی گذار رہے تھے اسلام لانے پر جائیداد ضبط ہو جاتی تھی اور جج صاف کہہ دیتا کہ "شدھ ہو جاؤ تو جائیداد واپس مل جائے گی" کئی مقامات پر قرآن کریم کی بے حرمتی بھی ہوئی۔ جموں میں مسلمانوں کے عید کے اجتماع پر پابندی لگا دی جاتی ہے......۔

۱۹۳۱ء میں عبدالقدیر نامی ایک مسلمان کشمیری کے مقدمہ کی سماعت تھی۔ عدالت میں مسلمان جمع تھے کہ ان پر ریاستی پولیس نے گولی چلا دی۔ ۲۱ مسلمان شہید اور سینکڑوں زخمی ہو گئے۔ اس واقعہ سے مسلمانان ہند بھڑک اٹھے، صدائے احتجاج بلند ہوئی۔ وائسرائے ہند تک مسلم زعماء نے رسائی حاصل کی اور باقاعدہ منظم ہونے کی خاطر مسلم لیڈران شملہ میں نواب آف مالیر کوٹلہ سر ذوالفقار علی خان کی کوٹھی پر جمع ہوئے۔ وہاں "آل انڈیا کشمیر کمیٹی" کے نام سے ایک کمیٹی کا قیام عمل میں آیا۔ اس کمیٹی میں ڈاکٹر علامہ محمد اقبال، شمس العلماء خواجہ حسن نظامی، حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ الثانی۔ اللہ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ سر میاں فضل حسین، نواب صاحب کنج پورہ، ایڈیٹر روزنامہ "سیاست" سید حبیب احمد وغیرہ شامل تھے۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثانی کو پہلا صدر منتخب کیا گیا اور حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب سیکرٹری منتخب ہوئے۔ اس کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق ۱۴/ اگست ۱۹۳۱ء کو پورے ہندوستان میں یوم کشمیر (کشمیر ڈے) (Kashmir Day) منایا گیا۔ اس کے علاوہ اس کمیٹی نے کشمیری مظلومین کی مدد کے لئے چندہ بھی جمع کیا مقدمات کی پیروی کے لئے وکلاء کشمیر بھیجے گئے۔ اس کمیٹی کی کوششوں سے کئی کشمیری لیڈران رہا ہوئے۔ اکثر کشمیری اسیران کو باعزت بری کروایا گیا۔ کمیٹی کی کوششوں کے نتیجہ میں "گلینسی کمیشن" کا قیام عمل میں آیا جس سے کشمیر میں پہلی بار کشمیری عوام کو بعض بنیادی حقوق ملے اور اصلاحات نافذ کر دی گئیں۔ آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کا قیام عمل میں آیا جس نے ۳۴-۱۹۳۳ء کے انتخابات میں ۲۱ میں سے ۱۴ نشستیں جیت لیں۔

لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور آل انڈیا نیشنل کانگرس کے درمیان ریاست کشمیر کے معاملہ میں ساز باز ہوتی رہی۔ کانگرس کے لیڈران جن میں گاندھی اور نہرو بھی شامل تھے نے ریاست کا دورہ کیا اور ہری سنگھ کو بھارت کے ساتھ الحاق پر مجبور کیا۔ دوسری طرف ریڈ کلف نے غیر منصفانہ طریق سے پنجاب کی تقسیم کی جس سے ان کی چالوں سے خوب آگاہی ہو سکتی ہے۔ ضلع گورداسپور کو مشرقی پنجاب میں شامل کر دیا گیا حالانکہ یہ مسلم اکثریتی علاقہ تھا اور یہ اس لئے کیا گیا تاکہ کشمیر تک رسائی کا ہندوستان کے لئے راستہ صاف ہو سکے۔ جولائی ۱۹۴۷ء میں مہاراجہ کشمیر نے مسلم آبادی کو حکم دیا کہ وہ تمام اسلحہ واپس کر دیں اور یوں مسلمانوں کو نہتا کر دیا اور دوسری طرف مشرقی پنجاب سے کانگرس کے اشارہ پر ہندو سکھ دستے طلب کر لئے جو مسلمانوں کا قتل عام کرنے لگے۔ پاکستانی قبائلی عوام نے اپنے مسلمانوں بھائیوں کی مدد کے لئے ان کا ساتھ دیا تاکہ ہندو اور سکھ غنڈوں کا مقابلہ کیا جا سکے۔ چنانچہ اکتوبر ۱۹۴۷ء میں آزاد جموں و کشمیر کے نام سے علیحدہ ریاست کے قیام کا اعلان کر دیا گیا۔ (پہلے صدر کے طور پر خواجہ غلام نبی گلکار انور صاحب کے نام کا اعلان ہوا بعد ازاں) سردار ابراہیم نئی حکومت کے صدر مقرر ہوئے۔ آزاد حکومت نے مہاراجہ کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا۔ آخر مہاراجہ نے ۲۵/ اکتوبر ۱۹۴۷ء کی رات کو کشمیر چھوڑا اور یوں معاہدہ امرتسر ختم کرتے ہوئے ہندوستان سے الحاق کا اعلان کر دیا اور ۲۷/ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو بھارتی افواج کشمیر میں داخل ہو گئیں اور کشمیر پر جابرانہ قبضہ کشمیریوں کی مرضی کے خلاف کر لیا اور آج تک ان کے حق خود ارادیت کو غصب کئے ہوئے ہیں۔ ۱۹۴۸ء میں اس مسئلہ کو اقوام متحدہ میں پیش کیا گیا۔ پاکستان کی طرف سے حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مقدمہ کی پیروی کی اور اس بھارت کو جو مستغیث بن کر اقوام متحدہ (UNO) میں گیا تھا ملزم بن کر بھاگنے پر مجبور کر دیا گیا۔

پاکستان نے کشمیر کے غیر منصفانہ الحاق پر پر زور احتجاج کیا اور سلامتی کونسل کو اس سے مطلع کیا کہ ہم اس الحاق کو تسلیم نہیں کرتے۔ نہرو نے ابتداء میں کہا کہ کشمیر میں استصواب رائے کروانے کی دونوں ملکوں کو کوشش کرنی چاہئے۔ نہرو بعد میں اس بات پر ڈٹے رہے کہ رائے شماری ہندوستان کے کنٹرول کے تحت ہو گی اور اقوام متحدہ کے اہل کار مبصر (Adviser) کی حیثیت سے کام کریں۔ اقوام متحدہ نے جنوری ۱۹۴۹ء میں قرار داد منظور کی جس میں دونوں ملکوں کو فائر بندی کرنے اور اقوام متحدہ کی نگرانی میں رائے شماری کروانے کے لئے کہا گیا۔ ہندوستان نے اس قرار داد کا پاس نہ کیا۔ ۱۹۵۰ء میں اقوام متحدہ نے دوبارہ تجاویز بھارت کو پیش کیں لیکن بھارت نے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا۔ ۱۹۵۱ء میں یہ مسئلہ دولت مشترکہ کی کانفرنس میں پیش ہوا۔ ان کی تجاویز کو بھی بھارت نے ٹھکرا دیا۔ ۱۹۵۳ء میں نہرو کے محمد علی بوگرہ کے ساتھ پہلے لندن اور پھر کراچی میں مذاکرات ہوئے۔ نہرو نے کہا یہ مسئلہ جلد حل ہو جائے گا۔ دوسری طرف ۱۹۵۳ء میں شیخ محمد عبداللہ کو وزارت عظمیٰ کے عہدہ سے برخاست کر کے گرفتار کر لیا گیا اور نہرو نے کشمیر کو اپنا "اٹوٹ انگ" ہونے کا نعرہ لگانا شروع کر دیا اور رائے شماری کے سوال کو ہی ختم کر دیا، جواز یہ پیش کیا کہ پاکستان کو امریکہ کی فوجی امداد مل رہی ہے۔ ریاست جموں و کشمیر میں معاشی ترقی ہو رہی ہے۔ آئین ساز اسمبلی کام کر رہی ہے۔ پاکستان کی معاہدہ سیٹو (SEATO) وسنٹو (CENTO) میں رکنیت کی وجہ سے بھی اب رائے شماری کشمیر میں ممکن نہیں۔ ۱۹۵۷ء میں عالمی برادری نے اپنا ایک نمائندہ بھارت بھیجنے کی قرار داد سلامتی کونسل میں پیش کی جس کو روس نے ویٹو کر دیا۔ جنوری ۱۹۶۴ء میں UNO کے اجلاس میں پاکستان نے تجاویز پیش کیں جن کو روس نے ویٹو کر دیا۔ ۱۹۶۵ء میں کشمیر میں انقلابی کونسل قائم ہوئی۔ صدائے کشمیر کے نام سے ایک ریڈیو سٹیشن بھی قائم ہوا اور ریاست گیر بغاوت کا سلسلہ شروع ہو گیا تو بھارت نے پاکستان پر فضائی و زمینی حملہ کر دیا اور یوں دونوں ملکوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ ۱۹۷۱ء میں بھارت نے پاکستان پر پھر حملہ کر دیا جس سے مشرقی پاکستان ہم سے علیحدہ ہو گیا گویا کشمیر کے معاملہ میں پاکستان کی بھارت کے ساتھ یہ تیسری جنگ تھی۔ ۱۹۷۱ء کے جنگ کے بعد جو شملہ معاہدہ ہوا

باقی صفحہ ۷ پر

بشیر احمد قمر

کتاب کی افادیت کے تقاضے

کسی کتاب یا مضمون کو صحیح رنگ میں اشاعت کے قابل ہونے اور قاری تک پہنچنے میں کئی مراحل سے گذرنا پڑتا ہے۔

سب سے پہلے جب مضمون نگار اپنے خیالات کو الفاظ کا جامہ پہنا کر کاغذ پر اتارتا ہے اس وقت اس کو چاہئے کہ اپنے خیالات کو دوبارہ باریک بینی اور توجہ سے پڑھ لے تا اگر کوئی لفظ بیوں اور ترتیب وغیرہ میں غلطی ہو تو اس کی اصلاح کاتب تک جانے سے پہلے ہو جائے۔ نیز عبارت صاف اور واضح ہونی چاہئے کیونکہ دوسرا مرحلہ کاتب یا ٹائپسٹ کا ہوتا ہے اس کا کام نقل مطابق اصل ہوتا ہے۔ نہ کہ مضمون یا جملوں کی اصلاح و ترتیب کا درست کرنا۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو یہ مسودہ کی غلطی آگے چلتی جائے گی۔ اور اگر آخری پروف میں اصلاح کی گئی تو اس طرح وقت اور محنت زیادہ درکار ہوگی۔ اور اگر بے احتیاطی سے مضمون چھپ گیا تو مضمون نگار یا ناشر اپنی کمزوری کو کتابت کی غلطی کہہ کر بری الذمہ ہو جاتا ہے۔ ادھر کاتب کو صفائی کا کوئی اختیار نہیں ہوتا اور وہ بیچارہ مسوس ہو کر رہ جاتا ہے۔ پس چاہئے کہ مضمون نگار اپنی تحریر کو پڑھ کر تسلی کرکے کاتب کے حوالہ کرے پھر کاتب کا مرحلہ ہے۔ اس کا بھی کتاب کے مفید بنانے میں بڑا دخل ہے۔ بعض اوقات وہ جلدی میں ٹپا مار دیتا ہے اور اس طرح بعض دفعہ فقرات و الفاظ ہی نہیں۔ بلکہ سطریں یا صفحات غلطی سے چھوٹ جاتے ہیں یا الفاظ و فقرات کا تکرار ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح مضمون بے جوڑ اور بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس لئے کاتب حضرات کو بھی پوری احتیاط اور ذمہ داری سے اس ڈیوٹی کو ادا کرنا چاہئے۔ تا جہاں کتاب یا مضمون کی افادیت قائم رہے' ناشر و ادارہ کی بدنامی نہ ہو۔ وہاں کاتب کی محنت اور نیک شہرت کو بھی نقصان نہ پہنچے۔

طباعت سے پہلے جب پریس سے پہلی کاپی نکلے تو مضمون نگار یا ناشر کی ذمہ داری ہے۔ کہ کتاب کی افادیت کو قائم رکھنے کی غرض سے پوری توجہ سے ٹھہر ٹھہر کر ایک مبتدی کی طرح اس کو پڑھے تا کتاب کو صحیح رنگ میں شائع کیا جاسکے اگر کہیں سیاہی کم و بیش ہو گئی ہے۔ تو اس کو درست کروائے۔

قاری و خریدار کے ہاتھوں تک پہنچنے سے پہلے کتاب کی جز بندی اور جلد سازی کا کام ہے۔ اس میں بھی بہت ہی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ جز بندی یا جلد سازی میں غفلت کی وجہ سے کتاب سے صفحات کے صفحات غائب ہوتے ہیں۔ جز بندی میں ترتیب غلط ہو جاتی ہے۔ صفحات کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ یا ڈبل کاپی لگا دی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے قاری اور خریدار کو سخت کوفت اور نقصان ہوتا ہے۔ اور خریدار کو بادل ناخواستہ ایسی کتاب کو نذر آتش یا ردی کی ٹوکری کی نذر کرنا پڑتا ہے۔ پس اگر ہر مضمون نگار' مؤلف' مصنف' کاتب' ناشر اور جلد ساز جز بندی کرنے والا اپنی ذمہ داری سمجھے تو وہ اپنے قارئین اور خریداروں کو ایسی پریشانیوں سے بچا سکتے ہیں۔

مضمون نگار یا مؤلف و مصنف کو یہ احتیاط بھی لازم ہے کہ حوالہ جات کا خاص خیال رکھیں۔ حوالہ دیتے وقت کتاب کا ایڈیشن دے کر صفحات دیں تو بہتر ہے۔ ورنہ حوالہ تلاش کرنے میں دقت ہوتی ہے۔ قرآن کریم کا حوالہ دیتے وقت سورت اور اس کی آیت نمبر دیا جائے۔ تو مناسب ہے۔ احادیث کا حوالہ کتاب اور باب کے حوالہ سے دیا جائے تو مفید ہے۔ جو آسانی سے دیکھا اور تلاش کیا جا سکتا ہے۔

ان سب باتوں کو مد نظر رکھنے سے کتاب یا مضمون کی افادیت قائم رہتی ہے اور قاری زیادہ سے زیادہ محظوظ ہوتا اور فائدہ اٹھاتا ہے۔

بقیہ صفحہ ۳

غزوہ بدر سے واپس آکر ہی وفات کی خبر ملی۔ جس وقت حضرت رقیہؓ کو دفنایا جا رہا تھا حضرت زیدؓ بن حارثؓ نے مدینہ آکر جنگ بدر میں مسلمانوں کی فتح کی خبر دی حضرت رقیہؓ کی وفات کے بعد حضرت عثمانؓ ہر وقت اداس اور غمگین رہا کرتے تھے۔ ایک روز حضرت عمرؓ نے کہا اے عثمان جو ہونا تھا ہو گیا۔ اتنا غم کرنے سے اب کیا حاصل حضرت عثمانؓ نے کہا۔ اے عمرؓ میں اپنی محرومی قسمت پر جتنا غم کروں کم ہے کہ خاندان رسالت سے میرا تعلق اور رشتہ ٹوٹ گیا ہے۔ دراصل ان کو حضرت رقیہ سے بے انتہا پیار اور محبت تھی یہی وجہ تھی کہ ہر وقت ان کو یاد کرکے غمزدہ رہا کرتے تھے۔

ڈاکٹر ایس اے اختر

دمہ اور اس کا علاج

دمہ ایک عام مرض ہے بچوں میں دمہ بڑوں کی نسبت تین گنا زیادہ ہوتا ہے۔ اور اس کی نوعیت بھی قدرے مختلف ہوتی ہے۔ یہ بیماری ان علاقوں میں زیادہ پائی جاتی ہے جہاں پر ہوا میں گرد و غبار زیادہ ہو۔ اکثر بچوں میں سانس میں دمہ کی کیفیت حلق یا سینے کی وائرس میں بیماریوں کے بعد شروع ہوتی ہے۔ بچوں میں دمہ مختلف قسم کی علامات سے ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً کھانسی۔ سانس میں سیٹی کی آواز اور ناک اور ہوا کی نالیوں میں بلغم کا زیادہ پیدا ہونا۔ دمہ کے مریض اکثر بچوں میں کھانسی بغیر کسی سبب کے شروع ہو جاتی ہے۔ اور عام طور پر رات میں بہت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ یہ کھانسی عام قسم کے کھانسی کے شربت یا جراثیم کش ادویات سے ٹھیک نہیں ہوتی دمہ کا مرض بچوں کی روز مرہ کی زندگی کو شدید متاثر کرتا ہے مثلاً سکول میں ناغہ ہونا وغیرہ

دمہ کیا ہے اس مرض میں ہوا کی نالیوں میں رکاوٹ کے باعث سانس پھولنے کی شکایت یا سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے۔ ہوا کی نالیوں میں رکاوٹ کی تین اہم وجوہات ہیں۔ ۱۔ ہوا کی نالیوں کا سکڑ جانا ۲۔ ہوا کی نالیوں میں ورم ۳۔ بلغم کی زیادتی۔ ان اسباب کی بنا پر ہوا کی نالیاں تنگ ہو جاتی ہیں۔ جس کے باعث ہوا کا اخراج دباؤ کے ساتھ ہوتا ہے۔ چنانچہ سانس میں سیٹی کی آواز پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ خشک یا بلغم والی کھانسی بھی ہو سکتی ہے۔ دمہ معمولی نوعیت کا بھی ہو سکتا ہے۔ جس میں گاہے بگاہے سانس میں سیٹی بجنے لگتی ہے۔ اور شدید نوعیت کا بھی جس میں اکثر اور طویل دورے پڑتے ہیں۔

دمہ کیسے شروع ہوتا ہے دمہ کی کئی بنیادی وجوہات ہوتی ہیں ان میں موروثی عوامل۔ الرجی اور جراثیم کی پیدا کردہ سوزش شامل ہیں۔ ان میں ایک یا ایک سے زیادہ عوامل دمہ کی ابتدا کے باعث بن سکتے ہیں۔ الرجی کی نوعیت کے دمہ کے ساتھ اکثر دوسری الرجی بھی شامل ہو جاتی ہیں مثلاً اگیزیما۔ غذا کی الرجی۔ یا نزلہ زکام وغیرہ۔ عام طور پر گھریلو گرد و غبار۔ پرندوں کے پر۔ جانوروں کے بال۔ گھاس یا زردانہ۔ پھپھوند اور جراثیم وغیرہ دمہ کے مرض کے شروعات کرنے میں معاون کردار ادا کرتے ہیں۔ اس سے قطع نظر کہ دمہ کیسے شروع ہوتا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ پھیپھڑوں میں بڑھتی ہوئی حساسیت اور رد عمل ہے اور اس کی وجہ سے وہ چیزیں جو عام لوگوں کو نقصان نہیں پہنچاتیں۔ الرجی سے متاثرہ افراد پر اثر انداز ہو کر دمہ کی شروعات کا سبب بن جاتی ہیں۔ مثلاً ٹھنڈی ہوا میں نمی۔ دھواں اور نفسیاتی ہیجان وغیرہ یہ ظاہر ہے کہ دمہ کے بار بار حملوں سے پھیپھڑے مزید زود حس اور رد عمل کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جس کے باعث دمہ کے کثرت سے حملے ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

کیا دمہ کا علاج ہونا ضروری ہے

دمہ کا علاج ہونا واقعی ضروری ہے۔ کیونکہ اس سے حسب ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ ۱۔ روز مرہ کی عام زندگی نارمل طریقے سے گزارنا۔ ۲۔ دمہ کے حملوں کی تعداد اور مدت کو کم کرنا تاکہ مریض کی تکلیف خاطر خواہ حد تک کم ہو سکے ۳۔ پھیپھڑوں کے فعل میں کمی کو روکنا اور طویل مدت تک دمہ کے مرض سے ہونے والے مضر اثرات پر قابو پانا۔

دمہ کا علاج دمہ کے علاج کو ہم دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں پہلے حصے میں اس کے بچاؤ اور وہ احتیاطیں ہیں جن سے دمہ سے بچا جا سکتا ہے دوسرے حصے میں ادویات سے علاج ہے۔

۱۔ دمہ سے بچاؤ کے لئے مندرجہ ذیل عناصر سے احتیاط کرنی چاہئے۔ گرد و غبار' سگریٹ کا دھواں' بھاری پردے' قالین سے اٹھنے والا گرد و غبار' اونی کمبل' پالتو جانور' زیادہ تھکن' پروں والے تکیے' موسم میں اچانک تبدیلی' نمی' پھپھوند زدہ تہہ خانے اور پرانے کاغذ' اسپرین اور بعض دوسری الرجی پیدا کرنے والی ادویات' کیمیاوی بخارات' بچوں کے بعض کھلونے' نزلہ و زکام۔ غیر ضروری پریشانی' زردانہ اور کھانے کی اشیاء۔ بچوں

باقی صفحہ ۷ پر

بین المملکتی - حالات - واقعات - شخصیات -

نون سین

معین قریشی کی امریکہ پر تنقید

واشنگٹن میں ایشیا سوسائٹی سے خطاب کرتے ہوئے سابق نگران وزیر اعظم معین قریشی نے اس بات کی بھرپور تردید کی کہ پاکستان بنیاد پرستوں کے ہتھے چڑھ رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ ایک ملک جو مجھ جیسے شخص کو نگران وزیر اعظم بنانے کے لئے بلاتا ہے اور میرے بعد ایک آکسفورڈ گریجوایٹ کو وزیر اعظم منتخب کرلیتا ہے اس کے متعلق یہ کہنا کسی طرح بھی درست نہیں ہو سکتا کہ وہ سیاست میں اپنے مذہبی رہنماؤں کے پیچھے چلنا چاہتا ہے۔ یعنی بنیاد پرستی کی طرف مائل ہو رہا ہے آپ امریکہ پاکستان تعلقات کے موضوع پر خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ جہاں بنیاد پرستی کا تعلق ہے یہ لوگوں پر ایک لیبل لگا دینے والی بات ہے حالانکہ ایسی کوئی بات موجود نہیں ہے۔ آپ نے کہا کہ پاکستان ایک جمہوریت ہے اور اس کے اردگرد پر بھی جمہوریت ہی کے ناطے سے اثر پڑے گا۔ یہ جنوب اور روس پر جمہوریت ہی کا اثر ڈالے گا۔ اور امریکہ کے لئے اس بات کی خاص اہمیت ہونی چاہئے۔ آپ نے امریکہ اور پاکستان کے تعلقات میں جن باتوں نے زہر گھول رکھا ہے ان کا ذکر کیا اور کہا کہ امریکہ نے یہ سخت غلطی کی کہ چین پر اس بات کا اعتماد نہ کیا کہ وہ پاکستان کو ایم۔۱۱ میزائل فراہم نہیں کر رہا۔ آپ نے کہا کہ چینی لوگ بڑے فخر کے ساتھ اپنی حیثیت کو دنیا میں پیش کرتے ہیں اور جب انہوں نے یہ بات سنی کہ امریکہ ان پر اعتماد نہیں کر رہا تو انہیں ٹھیس پہنچی۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات بھی یاد رکھنے والی ہے کہ امریکہ نے پاکستان کے خلاف جو پابندیاں لگا رکھی ہیں وہ بالکل ناقابل عمل ہیں۔ کیونکہ پاکستان تو پہلے ہی پریسلر ترمیم کے ماتحت بعض پابندیوں میں جکڑا ہوا ہے۔ انہوں نے بڑے ہلکے موڈ میں اس بات کا ذکر کیا کہ کہا جاتا ہے کہ امریکہ کی خفیہ ایجنسیوں کو ایسے شواہد ملے ہیں کہ چین نے ایم۔۱۱ میزائل پاکستان کو مہیا کئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ میں نے امریکہ کو بتایا ہے کہ پرانا تجربہ اس بات کی تائید نہیں کرتا کہ امریکہ کی خفیہ ایجنسیوں نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے۔ اور یہ بھی نہیں کہنا چاہئے کہ امریکہ کے دوست ہمیشہ غلطی پر ہوتے ہیں۔ جہاں تک جوہری اسلحہ کے پھیلاؤ کا تعلق ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان کسی صورت میں بھی سیاسی خودکشی کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ سیاسی خودکشی کا مطلب یہ ہے کہ وہ یکطرفہ طور پر امریکہ کی ان شرائط کو مان لے جو اس نے جوہری پروگرام کے متعلق عائد کر رکھی ہیں۔ اگرچہ پاکستان ہر وہ حل تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوگا جو بغیر کسی امتیاز کے ہندوستان اور پاکستان دونوں کے لئے سوچا جائے۔ لیکن اگر بات صرف پاکستان ہی کی کی جائے تو وہ کسی صورت میں بھی یہ بات نہیں مانے گا آپ نے کہا کہ ۱۹۵۰ء کے بعد سے لے کر لمبے عرصے تک امریکہ اور پاکستان کے تعلقات بہت اچھے رہے ہیں۔ کئی مواقع پر پاکستان کی مدد کے لئے امریکہ وعدہ کے باوجود عمل نہیں کر سکا۔ خاص طور پر ایسے حالات میں جب کہ پاکستان پر حملہ کیا جا رہا تھا۔ حالانکہ ہم امریکہ کے ساتھ شانہ بشانہ کیمونزم کے خلاف لڑے ہیں۔ ہم میں تو اس سلسلے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ لیکن امریکہ نے اپنے آپ کو بدل لیا ہے۔

☆★☆

ہندوستان کے چھ نکات

ہندوستان کے ایک اخبار ہندو میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق ہندوستان نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ چھ نکات پر اپنی تجاویز پاکستان کو پیش کرے گا۔ یہ چھ نکات یہ ہیں:-

(۱) سیاچین۔ اس کے متعلق ایک دوسرے کے اعتماد کو بحال کرنے کی کوشش کی جائے اور مسلح فورس کم کی جائے۔

(۲) جوہری اسلحہ کے پھیلاؤ کو روکا جائے۔

(۳) اقتصادی امور میں تعاون کیا جائے۔

(۴) سرکریک اور وولر بیراج کی حدوں کو دوبارہ متعین کیا جائے۔

(۵) کشمیر کے متعلق یہ رپورٹ کہتی ہے کہ لائن آف کنٹرول کو جو جموں اور کشمیر میں ہے اور جس طرح کہ ہندوستانی وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر ڈکشٹ نے تجویز پیش کی تھی اسے بھی ایک دوسرے کے اعتماد کو بحال کرنے کے لئے استعمال کیا جائے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ طرفین مختلف سطحوں پر اس سلسلے میں تعاون کریں گے تاکہ بے وجہ داخل ہونے والوں کی چیکنگ کی جاسکے۔ کہا جاتا ہے کہ اگر ایسا ہو جائے تو ہندوستان اس لائن سے اپنی کچھ فوجیں واپس بلا سکتا ہے اور ایک حد تک اس طرح کشمکش کم ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اب جبکہ دونوں طرف فوج کھڑی ہے اس بات کا خطرہ رہتا ہے کہ کسی وقت بھی حالات زیادہ بگڑ جائیں اور جنگ کی صورت پیدا ہو جائے۔ جہاں تک جوہری اسلحہ کے عدم پھیلاؤ کا تعلق ہے ہندوستان کی تجاویز میں یہ بات بھی شامل سمجھی جاتی ہے کہ موجودہ وقت تک جو معاہدات ہو چکے ہیں ان کی توسیع کی جائے۔ اور یہ فیصلہ کیا جائے کہ کوئی بھی ایک دوسرے پر حملہ نہیں کرے گا۔ اس طرح اس سارے علاقے کو شفاف بنایا جاسکے گا۔ تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ ایسا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بیرونی ممالک کے آبزرورز کو اس بات کی اجازت ملنی شروع ہو جائے گی۔ کہ وہ یہاں آکر جوہری اسلحہ کے متعلق معلومات حاصل کر سکیں موجودہ معاہدہ جو زیر عمل ہے۔ وہ سابق وزیر اعظم ہندوستان راجیو گاندھی اور بے نظیر بھٹو کے درمیان اس وقت ہوا تھا جب محترمہ بے نظیر بھٹو پہلی دفعہ وزیر اعظم بنی تھیں۔ لیکن اسے آخری سٹیج تک پہنچنے کے لئے کچھ وقت لگا تھا اس معاہدے کے مطابق ہر سال کے آغاز پر دونوں ملک اپنی اپنی جوہری قابلیتوں کے متعلق ایک دوسرے کو مطلع کرتے ہیں۔

☆★☆

پی ایل او اسرائیل معاہدہ پر عمل درآمد

بتایا گیا ہے کہ تابہ مصر میں اسرائیل اور تنظیم آزادی فلسطین کی گفت و شنید کا جو نیا دور شروع ہوا تھا وہ گزشتہ بدھ کے روز ایک ہفتہ جاری رہنے کے بعد ختم ہو گیا۔ اس گفت و شنید کے دوران کلیدی حفاظتی مسائل کے متعلق کوئی معاہدہ نہیں ہو سکا۔ اس وقت جو مسئلہ درپیش ہے وہ یہ ہے کہ وہ علاقہ جس پر فلسطین کا اقتدار ہو گا۔ اس کی سرحدوں کی حفاظت کے لئے اسرائیل کو بھی شامل کیا جانا چاہئے۔ تنظیم آزادی فلسطین کے سربراہ اور گفت و شنید کرنے والوں کو اس بات پر اعتراض ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر علاقہ ہمارے اقتدار میں ہو گا تو اس کی سرحدوں کی حفاظت بھی ہم خود کریں گے یہ نہیں کہ صاحب اقتدار ہم ہوں اور سرحدوں کی حفاظت کے لئے اسرائیل کو بھی بلایا جائے۔ گفت و شنید کا یہ پہلا ہفتہ ختم ہونے کے بعد یہ تو کہا گیا کہ کوئی معاہدہ نہیں ہوا لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی اجاگر کی گئی کہ گفت و شنید میں پیش رفت ہوئی ہے اور جیسا کہ دونوں کے بیان سے ظاہر ہے تنظیم آزادی فلسطین کے نمائندوں نے زیادہ پر امید ہونے کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس بات کا امکان ہے کہ اب جو ہمارا گفت و شنید کا دور ہو گا۔ اس میں اہم مسائل طے پا جائیں گے اور اسرائیل کو اپنی فوجیں واپس بلانے پر اب تاخیر کا کوئی جواز نہیں مل سکے گا جب تک سرحدی حفاظت کا مسئلہ حل نہیں ہو جاتا اس وقت تک فلسطین کے اس علاقے سے جو اسے اپنے اقتدار کے لئے ملے گا اسرائیل اپنی فوجوں کو واپس نہیں بلائے گا۔ حالانکہ ان فوجوں کے واپس بلانے کے لئے ایک تاریخ مقرر ہو چکی تھی اور خیال یہ تھا کہ اس تاریخ کے بعد وہاں اسرائیلی فوجیں نہیں ہوں گی اور سارا اقتدار فلسطینیوں کے ہاتھ میں ہو گا۔ لیکن ایسا ممکن نہیں ہو سکا۔

☆★☆

تہران / برطانوی سفارت خانے پر حملے

بتایا گیا ہے کہ تہران میں برطانوی سفارت خانے پر اتوار کی رات کو تقریباً ساڑھے گیارہ بجے حملہ کیا گیا نامعلوم افراد نے گولیاں برسائیں اگرچہ اس حملے میں کوئی شخص زخمی نہیں ہوا اور یہ بھی پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کسی ایک فرد نے کارروائی کی ہے یا کسی تنظیم کا اس میں ہاتھ ہے۔ البتہ ایرانی پولیس نے اس عمارت کے لئے حفاظتی انتظامات زیادہ مضبوط کر دئے ہیں۔ حکومت نے اس سلسلے میں کوئی بیان جاری نہیں کیا۔ قارئین کو یاد ہو گا کہ گزشتہ نومبر میں فرانس کے سفارت خانے اور ایئر فرانس کے دفتر پر تہران میں دستی بم پھینکے گئے تھے۔ اس موقعہ پر ایران نے مجاہدین خلق جو عراق سے اپنی کارروائیاں کرتے ہیں کو مورد الزام قرار دیا تھا۔ اور اس موقعہ پر بعض حملہ کرنے والوں کو گرفتار بھی کر لیا گیا تھا۔ پیرس میں مجاہدین کا جو صدر دفتر ہے وہاں سے فیکس کے ذریعہ ان کو اطلاع دی گئی ہے کہ یہ حملہ مجاہدین خلق نے نہیں کیا اس بات کا ذکر انگریزی کے ایک اخبار تہران ٹائمز میں بدھ کے روز ہوا تھا۔ اس اخبار نے کہا تھا کہ برطانوی سفارت خانے پر حملہ کرنے

والے مجاہدین خلق ہیں۔ اخبار نے مزید یہ کہا تھا کہ دراصل یہ حملہ اس لئے کیا گیا تھا کہ ایران کے بیرونی ممالک سے تعلقات خراب کئے جائیں اور خاص طور پر برطانیہ سے۔ مجاہدین خلق کے بیان میں یہ بتایا گیا ہے کہ ایسا سوچنا بھی بے معنی بات ہے۔ اور ایرانی رہنماؤں کو اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ اس طرح کے الزامات لگا کر وہ کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ فرانس کے سفارت خانے پر بھی جو حملہ ہوا تھا اس کے متعلق بھی اس قیلس میں انکار کیا گیا ہے۔

☆★☆

عدلیہ کے فرائض

سندھ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر ناصر اسلم زاہد نے کہا ہے کہ اگر صحیح طور پر کام کیا جائے اور فنڈز مہیا کردے جائیں تو عدالت یقیناً اس طرح کام کر سکتی ہے کہ عوام الناس کی شکایات کو دور کیا جاسکے۔ آپ ایک مہمان خصوصی کی حیثیت سے ایک سیمینار میں تقریر کر رہے تھے۔ سیمینار کا موضوع تھا کہ انسانی حقوق کے سلسلے میں عدلیہ کے کیا فرائض ہیں۔ یہ سیمینار انسانی حقوق اور شہری آزادیوں کے ٹرسٹ نے منعقد کیا تھا۔ چیف جسٹس سندھ نے جو کچھ کہا ہے اس کے متعلق دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ عدلیہ کی موجودگی کا سب سے زیادہ فائدہ عوام الناس کو پہنچنا چاہئے کیونکہ ان کی شکایات سننے اور انہیں دور کرنے کے لئے سب سے بہتر پلیٹ فارم عدلیہ ہے۔ مسٹر جسٹس زاہد نے کہا کہ حالات کی صفائی اور عدالت اور انصاف یہ دونوں اسلامی سوسائٹی کے ستون ہیں۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے ملک میں ان دونوں باتوں کی طرف توجہ نہیں دی جاتی۔

☆★☆

صدر کلنٹن اور صدر اسد کی بات چیت

صدر امریکہ بل کلنٹن اور صدر شام حافظ الاسد کے درمیان گذشتہ روز جو گفت و شنید ہوئی ہے اس کے متعلق دونوں ممالک پر امید ہیں بل کلنٹن کو یہ بتایا گیا ہے کہ شام مکمل امن کی فضاء پیدا کرنے کے لئے تیار ہے لیکن شرط یہ ہے کہ پہلے جولان کی پہاڑیاں خالی کی جائیں اسرائیل کا مطالبہ یہ ہے کہ اگر مکمل امن ہو جائے تو جولان کی پہاڑیاں خالی کردی جائیں گی شام صرف اس وعدے پر کہ جولان کی پہاڑیاں خالی کردی جائیں گی مکمل امن کی فضاء پیدا کرنے کے تیار نہیں ہے جس سے یہی پتہ چلتا ہے کہ شام کو اس بات پر شبہ ہے کہ یہ کہہ کر کہ جولان کی پہاڑیاں خالی کردی جائیں گی نہیں معلوم کس حد تک ٹال مٹول کرکے اس عرصے کو کتنا لمبا کر دیا جائے۔ جس کے دوران پہاڑیاں خالی کی جائیں اور بعض مزید جھگڑے کھڑے کرکے ہو سکتا ہے کہ تمام علاقہ خالی نہ کیا جائے۔ اگر یہ دونوں باتیں ہو جائیں یعنی گولان کی پہاڑیاں خالی کردی جائیں اور شام کی طرف سے مکمل امن کا معاہدہ طے پا جائے تو کہا جاتا ہے کہ دونوں ممالک آپس میں سفارت کاری بھی کر سکتے ہیں۔ بل کلنٹن چاہتے ہیں کہ آئندہ ہفتے امریکہ میں جو مشرق وسطیٰ میں امن کے قیام کے سلسلے میں اجلاس ہوگا اس میں شام کی شمولیت ہونی چاہئے۔ وہاں اس بات کی بھی تیاری کی جا رہی ہے کہ شام کے صدر اور اسرائیل کے وزیر اعظم کی آپس میں گفتگو کروا دی جائے۔ اور اس گفتگو کے دوران دونوں یہ فیصلہ کریں کہ بیک وقت جولان کی پہاڑیاں خالی کردی جائیں اور شام کی طرف سے امن کی فضا پیدا کردی جائے گی۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس اجلاس کے دوران یہ فیصلہ کیا جائے کہ دونوں ممالک آپس میں تعلقات قائم کر لیں۔ لیکن تعلقات قائم کر دینا اس بات کی ضمانت نہیں کہ وہاں مکمل طور پر امن کی فضا پیدا ہو جائے گی یہ بات موجودہ صورت حال میں کس حد تک ممکن ہے۔ اس کے متعلق کچھ نہیں کہا سکتا۔ دیکھنا یہ ہے کہ امریکہ میں آئندہ قیام امن کے سلسلے میں جو گفت و شنید ہوگی اس میں شام کا رویہ کیا ہوگا۔؟

☆★☆

بقیہ صفحہ ۴

تھا اس میں بھی یہی کہا گیا تھا کہ کشمیر کا مسئلہ بات چیت کے ذریعے حل کیا جائے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ کشمیر جنت نظیر آج جہنم زار بنا ہوا ہے اس کے گلی کوچوں میں خون بہہ رہا ہے گلستان کی شادابیاں اور گلوں کی رونقیں چھن چکی ہیں اور صرف اہل کشمیر اور اہل پاکستان ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کا ایک بڑا حصہ جسے اس مسئلے سے پوری طرح متعارف کروایا گیا ہے خون کے آنسو رو رہا ہے اور دل تڑپتا اور کلیجہ منہ کو آتا ہے مگر کچھ پیش نہیں جا رہی۔ جذبہ حریت اور ولولہ عشق تو کہتا ہے کہ تلوار اٹھاؤ اور سر پہ کفن باندھو۔ عصائے موسیٰ کو حرکت دو کیونکہ فرعون کا سر ہمیشہ عصا سے ہی کچلا جاتا ہے مگر دماغ روکتا ہے آج ہم اس پوزیشن میں نہیں کہ اپنا سب کچھ اس میں جھونک کر بھی کشمیر کو آزادی دلا سکیں۔ ہم جنگوں کا تجربہ کر چکے ہیں۔ مسئلہ کا ایک ہی حل ہے کہ وہ جنگ جو ہم اقوام متحدہ میں جیت چکے ہیں اس سے پوری دنیا کو آگاہ کرکے عالمی برادری بھارت کو اس تنازعہ کے حل پر مجبور کرے اور بھارت کو اس بات پر مجبور کیا جاسکے کہ وہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق عمل کرے تا کشمیریوں کو ان کا حق خود ارادیت مل سکے۔

بقیہ صفحہ ۵

میں دمہ سے بچانے کے لئے آج کل ایک نئی دوائی زیڈیٹن (Zaditen) بھی مارکیٹ میں آئی ہوئی ہے۔ یہ دوا دمہ کے حملے اور علامات کو عارضی طور پر دباتی نہیں ہے۔ بلکہ دمہ کے حملوں کی بنیادی وجہ یعنی پھیپھڑوں کی زود حسیت Hypersensitivity کو کم کرتی ہے۔ اور اس وجہ سے یہ دوا دمہ کے آئندہ حملوں سے محفوظ رکھنے میں معاون ہوتی ہے۔

۳۔ دمہ کے علاج کے لئے جو عام ادویات موجود ہیں ان میں ہوا کی نالیوں کو پھیلانے والی ادویات Broncho Dilators اور شدید حملہ پر قابو پانے کے لئے Steriods شامل ہیں۔ اس کے علاوہ بچوں میں جراثیم پر قابو پانے والی ادویات (Antibiotics) استعمال کی جاتی ہیں ایک وقت میں اکثر ایک سے زیادہ ادویات کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ان دواؤں کے استعمال سے فوری لیکن عارضی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے ان ادویات کو طویل عرصہ تک استعمال کرنے سے ان کے مضر اثرات کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ یہ اشد ضروری ہے کہ آپ اپنے علاج کے دوران اپنے ڈاکٹر سے مستقل رابطہ رکھیں اور تمام ادویات اپنے ڈاکٹر کے مشورے سے جاری رکھیں۔

خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

ایوان محمود کے جدید بلاک کا سنگ بنیاد

ربوہ - ۱۵- جنوری۔ آج شام سوا چار بجے کے قریب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے دفتر ایوان محمود کے جدید بلاک کا سنگ بنیاد محترم سید میر مسعود احمد صاحب نے عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ رکھا۔ یہ جدید بلاک ایوان محمود کی شمالی جانب تعمیر کیا جا رہا ہے۔ اس کی تین منازل ہیں پہلی منزل ۹۲ فٹ x ۱۹ فٹ کا ہال ہے۔ اس کے اوپر کی دو منازل میں سے ہر منزل پر چار چار وسیع کمرے ہوں گے تمام دفتر کو جدید سہولتوں سے مزین کیا جائے گا۔ اس پر اندازاً لاگت ۵-۶ لاکھ روپے ہوگی جبکہ اپریل ۱۹۹۳ء تک اس کے مکمل ہونے کی امید ہے۔

محترم میر مسعود احمد صاحب کے سنگ بنیاد نصب کرنے کے بعد درج ذیل احباب نے ترتیب وار اینٹیں رکھیں۔

محترم راجہ منیر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ۔ محترم سید قمر سلیمان احمد صاحب نائب صدر۔ یوسف سہیل شوق۔ مکرم ڈاکٹر عبد الخالق صاحب خالد۔ مکرم عبد السمیع خان صاحب۔ مکرم میاں غلام قادر احمد صاحب۔ مکرم سید طاہر احمد صاحب۔ مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب۔ مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب معتمد۔ مکرم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مبشر۔ مکرم ظفر اللہ طاہر صاحب، مکرم سفیر احمد قریشی صاحب، مکرم حافظ محمد برہان صاحب، مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب، مکرم خواجہ ایاز صاحب، مکرم ظہیر احمد خان صاحب، مکرم داؤد احمد او و رسینئر کارکنوں کی نمائندگی میں مکرم عبد الغفور صاحب نے اور اطفال و واقفین نو کی نمائندگی میں عزیز سید ارسلان احمد صاحب ابن مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب نے اینٹ رکھی۔

اینٹیں رکھے جانے کے بعد محترم میر مسعود احمد صاحب نے دعا کرائی۔ یہ عمارت مکرم داؤد احمد صاحب مہتمم صنعت و تجارت کی نگرانی میں مکمل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس عمارت کو اپنے فضل سے ہر قسم کی برکات اور نیک مجالس کی آماجگاہ بنائے۔ آمین

تقویٰ انسان کی ذہنی، نفسیاتی اور قلبی حفاظت کے لئے انتہائی ضروری ہے۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

خبریں

ربوہ : 19 - جنوری- سردی میں کچھ کمی ہے۔ ہلکے بادل بدستور ہیں۔ درجہ حرارت کم ازکم 8 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 12 درجے سنٹی گریڈ

○ ناقص تیل کی فراہمی کی وجہ سے کوٹ ادو کا بجلی گھر بند ہو گیا۔ ملک بھر میں لوڈ شیڈنگ کے عذاب میں ایک اور گھنٹے کا اضافہ کر دیا گیا۔ پاکستان سٹیٹ آئل نے تھرمل پاور سٹیشن کو غیر معیاری تیل فراہم کر دیا۔ جس میں سوڈیم کیلشیم اور پوٹاشیم مقررہ حد سے زیادہ تھی۔ واقعہ کی عدالتی تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔ واپڈا نے کہا ہے کہ عوام کو مزید لوڈشیڈنگ برداشت کرنی پڑے گی۔

○ وزیر اعظم سیکرٹریٹ سمیت ملک بھر میں منگل کے روز بجلی کی فراہمی جزوی طور پر معطل ہو گئی۔ صرف ایوان صدر اس سے بچا رہا۔ لاہور میں لوڈشیڈنگ کے مقررہ شیڈول کے علاوہ آٹھ سے زائد بار بجلی بند ہوئی۔

○ قومی اسمبلی میں ایک بار پھر ہنگامہ ہونے کے بعد اپوزیشن واک آؤٹ کر گئی۔ حزب اختلاف کے رکن شیخ رشید نے کہا "سیاست عجیب چیز ہے نہ ماں دیکھتی ہے نہ بہن" اس پر بیگم بھٹو سخت ناراض ہو گئیں۔ حزب اختلاف نے الزام لگایا کہ انہوں نے شیخ رشید کو گالیاں دیں بیگم بھٹو نے کہا کہ ہمارے خاندانی معاملے میں بولنے کا انہیں کوئی حق نہیں ہے۔ اس پر اپوزیشن نے بائیکاٹ کر دیا۔ اور مطالبہ کیا کہ حکومت غیر مشروط معافی مانگے اور آئندہ کے لئے شائستہ رویہ اختیار کرنے کی ضمانت دے ورنہ بائیکاٹ جاری رہے گا۔ حکومت کے افراد نے کہا کہ بیگم بھٹو نے کوئی گالی نہیں دی۔ معافی کیسی۔ اپوزیشن اپنے رویے پر معذرت کرے۔ اس واقعے سے پہلے بھی اپوزیشن نے ایک دن چھوڑ کر اجلاس منعقد کرنے کے فیصلے پر ٹوکن واک آؤٹ کیا۔

○ آئی ایم ایف کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے کہا ہے کہ حکومت نے معین قریشی کے تمام وعدے پورے کر دیئے ہیں۔ ۱۰۳۶ ارب ڈالر کے قرضہ کے لئے حکومت پاکستان کی درخواست پر آئندہ ماہ غور ہو گا۔ تاہم آئی ایم ایف نے سٹیٹ بینک کی خود مختاری کے آرڈیننس میں تبدیلی پر حکومت سے بات کی ہے۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ بے نظیر بھٹو اور آصف زرداری بغیر پروٹوکول کے ان سے ملنے ان کے گھر آئے تھے۔

○ وزیر داخلہ نے بتایا ہے کہ آئندہ انتخابات کو جامع اور شفاف بنانے کے لئے انتخابی فہرستوں کے نظام میں جامع تبدیلی کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ قومی اسمبلی نے اپوزیشن کی طرف سے پیش کردہ قرارداد اتفاق رائے سے منظور کر لی کہ انتخابی فہرستوں میں ووٹروں کے شناختی کارڈ کے نمبر بھی درج ہوں گے۔

○ پاکستان نے تجویز کیا ہے کہ بھارت کے ساتھ کشمیر کے مسئلے پر آئندہ مذاکرات رائے شماری کا طریق طے کرنے کے موضوع پر ہونے چاہئیں۔ سیکرٹری خارجہ نے بھارتی ہائی کمشنر کو دفتر خارجہ میں بلا کر سرکاری طور پر یہ تجاویز دیں۔

○ بلوچستان میں اپوزیشن نے وزیر اعلیٰ کے خلاف اور حزب اقتدار نے سپیکر کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ سپیکر کی جانبداری سامنے آگئی ہے۔

○ امریکی سفیر نے کہا ہے کہ پاکستان کو ایف۔۱۶ طیارے اگلے سال مل سکتے ہیں۔ طیاروں کی فراہمی نہ تو مشکل ہے اور نہ ناممکن۔ لیکن کچھ ذمہ داری پاکستان کی نئی سفیر پر بھی عائد ہو گی۔ جو ۱۸۔ جنوری کو واشنگٹن روانہ ہو گئیں۔ امریکی سفیر ائرپورٹ پر امریکہ کے لئے پاکستان کی نئی سفیر ملیحہ لودھی کو رخصت کرنے آئے تھے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ زرعی اصلاحات کے پیکج کی منظوری سے بین الاقوامی مالیاتی ادارے مطمئن ہو جائیں گے۔ حکومت پر کاشتکاروں کی طاقتور لابی کا دباؤ تھا مگر اب وہ بھی ناراض نہیں ہوں گے۔

○ سابق صدر غلام اسحاق خان کے داماد عرفان اللہ مروت غائب ہو گئے ہیں۔ پولیس جام معشوق اور سلیم مزاری کی نگرانی کر رہی ہے۔ غیر قانونی کارروائیاں کرنے والے تھانے دار کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ سی آئی اے سنٹر میں سمیع مروت کی نگرانی سخت کر دی گئی ہے۔ خودکشی کے خطرے کے پیش نظر ان کو شیو کا سامان فراہم نہیں کیا گیا۔ کئی پولیس افسران گرفتاری کے خوف سے روپوش ہو گئے ہیں۔

○ راولپنڈی میں ۱۱۔ افراد کو قتل کرنے والے ظفر اقبال نے کسی نامعلوم مقام سے اخبارات کو خط لکھا ہے کہ وزیر اعلیٰ وٹو اور ان کی پولیس کی ہمت ہے تو مجھے تیس دن میں گرفتار کریں۔ اس نے کہا کہ میں یقین دلاتا ہوں کہ میں راولپنڈی ڈویژن ہی میں رہوں گا۔ اور اگر پولیس گرفتار نہ کر سکی تو ۲۰۔ فروری کو خود پیش ہو جاؤں گا۔ اس نے لکھا ہے کہ جب عدالتیں اور قانون تحفظ نہ دے تو زور بازو استعمال کرنا پڑتا ہے۔

○ پیر کی رات ۵ مسلح افراد نے ضلع گجرات میں بھاگوال شاہدرہ روڈ پر دو گھنٹے تک متعدد ڈکیتیاں کیں۔ تانگہ بانوں، موٹر سائیکل سواروں اور دیگر راہگیروں سے ہزاروں کی نقدی اور قیمتی سامان چھیننے کے بعد فرار ہو گئے۔

○ امریکی محکمہ دفاع پاکستان کو روایتی اسلحہ کی فراہمی بحال کرنے کے سوال پر غور کر رہا ہے۔ امریکہ نے بھارت کو پرتھوی میزائیلوں کی تنصیب سے باز رہنے کا مشورہ دیا ہے۔ پاکستان بدستور ان میزائیلوں کی زد میں ہے۔

○ پیپلزپارٹی کی حکومت کے ۱۰۰ دن مکمل ہونے پر ۲۸۔ جنوری کو توقع ہے کہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو قوم سے خطاب کریں گی۔

○ بھارت نے ۱۳ سال کے بعد ایمنسٹی انٹرنیشنل کے اراکین کو دورہ کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ یہ دورہ کرنے کی ٹیم گزشتہ سال بمبئی میں ہونے والے ہندو مسلم فسادات کی تحقیقات کرے گی۔ بھارتی خفیہ ایجنسیوں کی طرف سے مسلمانوں کو دھمکانے کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ پولیس کی زیادتیاں صرف بمبئی تک محدود نہیں ہیں بلکہ آندھرا پردیش میں بھی مسلمانوں کی زندگی اجیرن بنادی گئی ہے۔

○ کابل پر دو ہفتے فضائیہ کی دوبارہ بمباری سے صدر ربانی استعفیٰ دینے پر تیار ہو گئے ہیں۔ شہر پر کلسٹر بم گرائے گئے۔ حکمت یار نے تمام سفیروں کو غیر قانونی قرار دے کر کہا کہ ربانی کی جاری کردہ دستاویزات کی کوئی سرکاری حیثیت نہیں اسے ذاتی خط و کتابت سمجھا جائے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ اور قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ اگر حکومت اپنے اوچھے ہتھکنڈوں سے باز نہ آئی تو کارکن ریاستی تشدد کے خلاف سڑکوں پر نکل آئیں گے۔ کارکن پیپلزپارٹی کی فسطائیت کا ڈٹ کر مقابلہ کریں۔ غیر قانونی الاٹمنٹ پر بھی نظر رکھیں۔ اور انتقامی کارروائیوں کا نشانہ بننے والے افسروں اور کارکنوں کی فہرستیں بھی بھجوائی جائیں۔

○ بینک افسروں نے پے کمیٹی کی رپورٹ مسترد کر دی ہے اور اپنی جدوجہد جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے۔

ھُوالشّافی

پینز کیوریٹو سمیل

Pains Curative Smell

سر سے لیکر پاؤں تک ہر قسم کے دردوں کے فوری علاج کیلئے حسب ضرورت سونگھیں۔

(پیٹ درد کے لئے ڈائجسٹ کیوریٹو سمیل

Digest Curative Smell

اور درد دل کیلئے ہارٹ کیوریٹو سمیل

Heart Curative Smell زیادہ مفید ہیں۔)

قیمت فی سمیل 20.00 روپے، درجن کی صورت میں کیوریٹو سمیلز خوبصورت پیکس میں 150.00 روپے علاوہ ڈاک خرچ 16.00 روپے

بیرون پاکستان فی سمیل ڈالر 10

عمل پیکس ڈالر 140 (ترسیل بذریعہ ڈاک کیلئے پیشگی)

کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ پاکستان

فون: سیلز 211263 ریذیڈنس 771 کلینک 606

ٹیلیگرام: "CURATIVE"

فیکس: 92 4524 606

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

بازار فیصل کریم آباد چورنگی

کراچی

الکریم جیولرز

پروپرائیٹرز:

میاں عبداللطیف شاہد اینڈ سنز

فون: ۶۳۲۵۵۱۱
۶۳۲۰۳۳۴

پتہ